سوال

اسٹاک ایکسچینج میں شیئرنگ کا کاروبار حلال ہے یا حرام؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو کمپنیاں اپنے شیئرز اسٹاک ایکسچینج میں فروخت کرتی ہیں ان کی ممکنہ تین قسمیں ہو سکتی ہیں :

وہ کمپنیاں جو حلال کاروبار کرتی ہیں۔

وہ کمپنیاں جن کا مکمل کاروبار حرام چیزوں کا ہے۔

وہ کمپنیاں جو حرام اور حلال دونوں طرح کا کاروبار کرتی ہیں۔

ان کمپنیوں کے شیئرز خریدنا جائز ہے، جن کا کاروبار حلال ہو، اور انتظامی معاملات جائز بنیادوں پر ہوں۔

جیسے زمین خرید و فروخت کرنے والی کمپنی، کتابیں فروخت کرنے والی کمپنی یا اس طرح کا کوئی دوسرا جائز کاروبار۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے انتظامی معاملات میں کوئی ایسی شرط نہ ہو جو کمپنی کو حرام قرار دے۔ جیسے یہ شرط نہ ہو کہ وہ سودی بینکوں سے قرضے لے گی، یا یہ کہ وہ سودی معاملات کرے گی؛ بلکہ اس کا تمام تر نظام جائز ہو۔

وہ کمپنیاں جن کا مکمل کاروبار حرام چیزوں کا ہے، یا ان کے انتظامی معاملات میں حرام شرطیں ہوں، جیسے سگریٹ فروخت کرنے والی کمپنیاں۔ ایسی کمپنیوں کے شیئرز خریدنا ناجائز اور حرام ہے۔

وہ کمپنیاں جو حرام اور حلال دونوں طرح کا کاروبار کرتی ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کمپنی کا اصل کاروبار جائز ہے، اس کا بنیادی انتظامی معاملات بھی شرعی اعتبار سے درست ہیں، لیکن کمپنی کا بورڈ آف ڈائریکٹرز سود پر قرض لینے کا کوئی ناجائز فیصلہ کر لے۔ اس طرح کی کمپنیوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے :

الحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى المُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ : كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً : إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ القَلْبُ (صحيح البخاري، الإيمان : 52)

حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، چنانچہ جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو کوئی ان مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو شاہی چراگاہ کے آس پاس (اپنے جانوروں کو) چرائے، قریب ہے کہ چراگاہ کے اندر اس کا جانور گھس جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی زمین میں حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں ایک ٹکڑا (گوشت کا) ہے، جب وہ

سنور جاتا ہے تو سارا بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے ۔ آگاہ رہو! وہ ٹکڑا دل ہے ۔

لہذا اس طرح کی کمپنیوں کے شیئرز خریدنے سے بھی اجتناب کرنا چاہیے ۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث